الدرس الثالث

تیسرا درس

شق الصدر

شق صدر کا واقعہ

آپ ﷺ کی عمر تقریبا چار سال تھی، ایک دن ایسا ہوا جبکہ آپ اپنے رضاعی بھائی کے ساتھ کھیل رہے تھے اور اپنی رہائش سے ذرا دور تھے، حلیمہ کا بیٹا دوڑتا ہوا آیا، پریشانی اُس کے چہرے سے عیاں تھی، اور اپنی ماں سے کہا کہ قریشی بھائی {محمد ﷺ} کی مدد کو پہنچیں، ماں نے بیٹے سے پوچھا کہ معاملہ کیا ہے؟ اُس نے بیان کیا کہ: دو آدمی سفید کپڑوں میں ملبوس آئے اور انہوں نے بھائی کو پکڑ لیا، اور اُسے لٹا کر اُس کا سینہ چیر دیا، ابھی بچے نے اپنی بات بھی پوری نہ کی تھی کہ حلیمہ آپ ﷺ کی طرف دوڑ پڑی، کیا دیکھتی ہے کہ آپ ﷺ اپنی جگہ چپ چاپ کھڑے ہیں، چہرہ پیلا ہے، رنگ بدلا ہوا ہے، حلیمہ نے آپ سے واقعہ کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے بتایا میں بخیریت ہوں، آپ ﷺ نے بتایا کہ دو آدمیوں نے جو سفید کپڑوں میں ملبوس تھے، مجھے پکڑا اور میرا سینہ چیر دیا، میرا دل نکالا اور ایک کالا سا لوتھڑا نکال کر اسے پھینک دیا، پھر دِل کو ٹھنڈے پانی سے دھویا، اُسے دوبارہ اپنی جگہ لگا دیا، پھر سینہ بند کر دیا، اس کے بعد چلے گئے اور نظروں سے اوجھل ہو گئے، حلیمہ آپ ﷺ کو لے کر اپنی رہائش گاہ پر آئیں، اگلے دن صبح سویرے آپ کو لے کر حلیمہ مکہ پہنچ گئیں، حلیمہ کی بے وقت آمد پر حضرت آمنہ کو حیرانگی ہوئی حالانکہ حلیمہ بچے میں خاصی دلچسپی رکھتی تھیں، حضرت آمنہ نے سبب دریافت کیا تو انہوں نے شق صدر کا سارا معاملہ بتا دیا۔

حضرت آمنہ اپنے یتیم بچے کو لے کر مدینہ منورہ روانہ ہوئیں جہاں عبد المطلب کے ننھیال بنو نجار ہوتے۔ اور وہاں چند دن قیام فرمایا، مکہ کی طرف واپسی میں 'ابواء' کے مقام پر آپ کی وفات ہوگئی، اور وہیں دفن ہوئیں۔ اس طرح چھ سال کی عمر میں، آپ ﷺ نے اپنی والدہ محترمہ کو الوداع کہہ دیا، اب آپ کی ذمہ داری آپ کے دادا عبد المطلب پر آگئی، انہوں نے آپ ﷺ کا بے حد خیال رکھا، آپ کی پرورش کی، تربیت کی، شفقت دی، اس طرح جب آپ کی عمر آٹھ سال تھی تو دادا بھی وفات پا گئے۔ اب آپ کی پرورش کی ذمہ داری حضرت ابو طالب کی طرف منتقل ہو گئی، حضرت ابو طالب مالی طور پر کمزور تھے اور خاندان بڑا تھا پھر بھی آپ نے خود اور آپ کی بیوی نے آپ ﷺ کو سگے بچوں کی طرح پالا اس وجہ سے آپ کو اپنے چچا سے خاص دلی تعلق ہو گیا تھا، ان حالات میں آپ نے ابتدائی پرورش پائی، آپ نے سچائی اور امانت کے اصولوں پر تربیت حاصل کی، حتی کہ صادق وامین کے لقب سے معروف ہو گئے، اگر معاشرے میں یہ کہا جائے کہ صادق وامین آیا ہے تو سب کو معلوم تھا کہ اس سے مراد آپ ﷺ ہی ہیں۔

جونہی آپ ﷺ تھوڑے بڑے ہوئے تو زندگی کے معاملات کو خود سنبھالنے لگے، اور اپنی کمائی خود کرنے لگے، آپ ﷺ نے محنت و مزدوری اور کمائی کا سلسلہ شروع کر دیا، چنانچہ تھوڑی سی مزدوری پر اپنے ہم قبیلہ قریشیوں کی بکریاں چرانے لگے۔

ملکِ شام کی طرف جانے والے تجارتی قافلوں میں شریک ہونے لگے، ایک مرتبہ خدیجہ بنت خویلد کا بہت بڑا حصہ لے کر بھی روانہ ہوئے، خدیجہ بیوہ اور مالدار خاتون تھیں، 'مَیسَرَہ' نامی غلام خدیجہ کے کاروبار کا انچارج اور منیجر تھا، حضور اکرم ﷺ کی برکت اور امانت کے طفیل ریکارڈ توڑ منافع ہوا، اس عظیم منافع کا سبب جب خدیجہ نے اپنے منیجر سے دریافت کیا تو انہوں نے کہا: کہ محمد بن عبد اللہ ہی بیچتے اور سودا کرتے تھے، اور لوگ جوق در جوق آپ کے پاس چلے آتے تھے، کسی پر ظلم کئے بغیر خوب منافع کمایا، خدیجہ نے میسرہ کی باتوں کو خوب دھیان سے سنا حالانکہ خدیجہ بھی آپ ﷺ کے بارے میں کچھ کچھ جانتی تھی، چنانچہ خدیجہ کو بہت خوشی ہوئی اور آپ سے نکاح کا پختہ ارادہ کر لیا، خدیجہ نے اپنی ایک سہیلی کو آپ کے پاس بھیجا تا کہ اس معاملے میں آپ کی رائے معلوم کر سکے، اس وقت آپ ﷺ کی عمر پچیس سال تھی اس عورت نے خدیجہ کی طرف سے آپ کو پیغام نکاح دیا جسے آپ نے قبول فرما لیا اور اس طرح نکاح مکمل ہو گیا۔ دونوں میاں بیوی آپس میں خوش تھے، اور حضور اکرم ﷺ نے حضرت خدیجہ کے مال سے تجارت کرنی شروع کر دی اور اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا، جونہی سال بہ سال گذرتے گئے، اور حضرت خدیجہ کے بطن سے بچے پیدا ہوتے رہے، زینب، رقیہ، ام کلثوم، اور فاطمہ نامی بیٹیاں پیدا ہوئیں اور لڑکوں میں قاسم اور عبد اللہ پیدا ہوئے۔ البتہ یہ دونوں بچے بچپن ہی میں وفات پا گئے۔ (مدینہ آنے کے بعد ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کے ذریعے ایک لڑکا ہوا جن کا نام ابراہیم تھا، جن کی وفات بھی بچپن ہی میں ہو گئی)۔